نابالغ بچے نے زمین پر پڑے ہوئے روپے اٹھالیے، تو کیا حکم ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Gul 2866 تاریخ: 10-05-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نابالغ سمجھدار بچے کو راستے سے پیسے ملے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ اس کے متعلق کیا حکمِ شرعی ہو گا؟ کیا اس پر بھی لقطہ کے احکام ہوں گے؟ شرعی رہنمائی فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جی ہاں! اس پر بھی لقطہ کے احکام ہوں گے، کیونکہ شرعی نقطہ نظر سے نابالغ بچے کے لقطہ اٹھانے کا حکم ایسا ہی ہے، جیسے بالغ کے لقطہ اٹھانے کا حکم ہوتا ہے۔ البتہ اس میں تفصیل کچھ یوں ہے کہ لقطہ کے مال کی حفاظت اور اس کی تشہیر کرنا، نابالغ کے ولی یا سرپرست پر لازم ہوگی اور تشہیر کے بعد لقطہ کے مال کو صدقہ کر دیا، بعد میں لقطہ کا مالک مل گیا اور وہ صدقے پر راضی نہ ہوا، تو اب ولی یا سرپرست اپنے مال سے لقطہ کی قیمت مالک کو دیں گے، نابالغ کے مال سے وہ رقم ادا نہیں کی جائے گی۔ نیز تشہیر کے شرعی تقاضے پورے کرنے کے باوجود مالک نہ ملے، تو بچہ اگر خود شرعی فقیر ہو، تو ولی یا سرپرست لقطہ کو بچے پر خرچ کر سکتا ہے۔

لقطہ اٹھانے والے کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں ہے، جیسا کہ البحر الرائق میں ہے:"فاما الملتقط فلم ار من بین شرائطه و لا یشترط بلوغه"ترجمہ: ملتقِط یعنی میں

نے کسی فقیہ کو لقطہ اٹھانے والے کے متعلق شرائط بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور ملتقِط کا بالغ ہونا، شرط نہیں۔ (البحر الرائق، جلد 5، صفحہ 162، دار الکتاب الاسلامی)

لقطہ اٹھانے میں بچہ، بالغ کی طرح ہے، لیکن لقطہ کی تشہیر کرنا، بچے کے ولی پر لازم ہوگی، جیسا کہ غمز عیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر میں ہے: ”(التقاطه كالتقاط البالغ) اقول ای فی صحته لا فی وجوب التعريف، وفائدة صحته ضمانه لو لم يشهد قال فی القنية: وجد الصبی لقطة ولم يشهد يضمن كالبالغ وبه سقط ما قيل: ظاهره وجوب التعريف عليه وهو غير صحيح لعدم تكليفه ومقتضى القواعد وجوب التعريف على وليه “ترجمہ: بچے کا لقطہ اٹھانا، بالغ کے لقطہ اٹھانے کی طرح ہے۔ میں کہتا ہوں کہ (یہ حکم) لقطہ کے صحیح ہونے میں ہے، تشہیر کے واجب ہونے میں (یہ حکم) نہیں۔ نابالغ کے لقطہ اٹھانے کو صحیح قرار دینے سے فائدہ یہ ہوگا کہ اگر گواہ نہ بنائے، تو ضمان لازم ہوگا۔ قنیہ میں فرمایا کہ بچہ جب لقطہ کو پائے اور گواہ نہ بنائے، تو لقطہ کے ضائع ہونے کی صورت میں ایسے ہی ضمان ہوگا، جیسا کہ بالغ پر ہوتا ہے۔ اس وضاحت سے یہ اعتراض ختم ہو جائے گا کہ عبارت کا ظاہر یہ ہے کہ بچے پر تشہیر کرنا واجب ہے، حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ بچہ مکلف نہیں ہے۔ قواعد کا تقاضا یہ ہے کہ بچے کے ولی پر تشہیر کرنا لازم ہو۔

(غمز عیون البصائر فی شرح الاشباہ والنظائر، جلد 3، صفحہ 319، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

البحر الرائق میں ہے: ” فی القنية وجد الصبی لقطة ولم يشهد يضمن كالبالغ “ترجمہ: قنیہ میں ہے کہ بچے کو لقطہ ملا اور اس نے گواہ نہ بنائے، تو اس صورت میں بالغ کی طرح تاوان دے گا۔ (البحر الرائق، جلد 5، صفحہ 163، دار الکتاب الاسلامی)

البحر الرائق میں مزید فرمایا:"قدمنا ان الملتقط اذا کان صبیا عرفها ولیه زاد فی القنیة او وصیه ثم له ان یتصدق بها... ثم رایت بعد ذلك فی شرح منظومة ابن وهبان للمصنف انه قال ینبغی علی قول اصحابنا اذا تصدق بها الاب او الوصی ثم ظهر صاحب اللقطة وضمنهما ان یکون الضمان فی مالهما دون الصبی "ترجمہ: ہم نے پہلے یہ بیان کیاہے کہ لقطہ اٹھانے والا اگر بچہ ہو، تو لقطہ کی تشہیر ولی پر لازم ہے اور قنیہ میں یہ زیادہ ہے کہ یا بچے کے وصی پر تشہیر کرنا لازم ہے۔۔۔ پھر میں نے مصنف کی شرح منظومہ ابن وھبان میں دیکھا کہ مصنف نے فرمایا ہمارے اصحاب کے قول پر یہ کہنا مناسب ہے کہ جب والد یا وصی صدقہ کر دے، اس کے بعد لقطہ کا مالک آجائے اور ان دونوں سے ضمان طلب کرے، تو اس صورت میں ضمان والد یا وصی کے مال سے ہو گا، بچے کے مال سے نہیں دیا جائے گا۔ (البحر الرائق، جلد5، صفحہ164، دار الکتاب الاسلامی)

بچے کے لقطہ اٹھانے کے احکام بیان کرتے ہوئے درِ مختار مع رد المحتار میں ہے:" فی الوھبانیة: الصبی کالبالغ فیضمن ان لم یشھد ثم لابیه او وصیه التصدق (ای بعد الاشهاد والتعریف کما فی القنیة)۔۔۔ وضمانها فی مالهما لا مال الصغیر "ترجمہ: وہبانیہ میں ہے کہ بچہ بالغ کی طرح ہے، اگر لقطہ اٹھانے کے وقت گواہ نہیں بنائے، تو ضمان لازم ہو گا، پھر بچے کے والد یا وصی تشہیر اور گواہ بنانے کے بعد تصدق کریں گے اور لقطہ کا ضمان، وصی اور والد کے مال سے لازم ہو گا، بچے کے مال سے لازم نہیں ہو گا۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، جلد6، صفحہ429، مطبوعہ کوئٹہ، مزیدا من رد المحتار بین القوسین)

بچے کو لقطہ کی چیز ملی، تو اس کے متعلق صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی

رحمہ اللہ" بالترتیب دو مسائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "مسئلہ 8: بچہ نے پڑا مال اُٹھایا اور گواہ نہ بنایا، تو ضائع ہونے کی صورت میں اسے بھی تاوان دینا پڑے گا۔ مسئلہ 9: بچہ کو کوئی پڑی ہوئی چیز ملی اور اُٹھالایا، تو اُس کا ولی یا وصی تشہیر کرے اور مالک کا پتانہ ملا اور وہ بچہ خود فقیر ہے، تو ولی یا وصی خود اُس بچہ پر تصدق کر سکتا ہے اور بعد میں مالک آیا اور تصدق کو اُس نے جائز نہ کیا، تو ولی یا وصی کو ضمان دینا ہو گا۔"

(بہارشریعت، جلد2، حصہ10، صفحہ475، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

19شوال المکرم1444ھ/10مئی2023ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے